میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ کہ اگر کوئی حیات چاہتا ہے۔ اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے۔ تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش و فکر میں لگ جائے۔ کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے۔ اور کہہ سکے۔ کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"

(۴)

"میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں۔ کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے۔ اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے۔ اور ساری غرض و غایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے۔ کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں۔ اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضاء ہے۔ کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضاء اور اس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ مجھے تقریریں کرنا اور وعظ سنانا تو ایک طرف میں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں۔ اور تنہائی میں وہ لذت پاتا ہوں۔ جس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مگر کیا کروں۔ بنی نوع کی ہمدردی کھینچ کر باہر لے آتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ جس نے مجھے تبلیغ پر مامور کیا ہے۔ میں نے یہ بات کہ ظاہری قیل و قال ہی کو پسند نہ کیا جائے۔ اس لئے بیان کی ہے۔ کہ ہر خیر میں بھی شیطان کا حصہ رکھا ہؤا ہوتا ہے۔ پس انسان جب وعظ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو اس میں شک نہیں۔ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ہی عمدہ کام ہے۔ مگر اس منصب پر کھڑے ہونے والے کو ڈرنا چاہیئے۔ کہ اس میں مخفی طور پر شیطان کا بھی حصہ ہے۔ کچھ تو واعظ کے بخرہ میں آتا ہے اور کچھ سننے والوں کے حصہ میں ...... پس میں خدا تعالےٰ سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ وہ ہماری تقریروں، ہمارے بولنے والوں اور سننے والوں میں سے اس ناپاک اور خبیث روح کے حصہ کو نکال کر محض للّٰہیت بھر دے۔ ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے۔ اسکی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے۔ اور جو کچھ سنیں خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں۔ اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں۔"

(۵)

جماعت کے باہمی اتحاد و اتفاق اور آپس میں محبت کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں۔ کہ تم باہم اتفاق رکھو۔ اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو۔ ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے۔ کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو۔ اور اتحاد نہ ہو۔ تو بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ آپس میں محبت کرو۔ اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے۔ تو فرشتہ کہتا ہے تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلےٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو، تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ۔ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو۔ کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلاء میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔"

---

مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ روح پرور باتیں حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ کی آئینہ دار ہیں۔ یہ خزانہ جو نہایت ہی قیمتی خزانہ ہے۔ الحکم کے پرانے فائلوں میں محفوظ پڑا ہے۔ خاکسار نے ایک ذرّہ کو احباب کی خاطر پیش کیا ہے۔ اور ان پاک باتوں کے انتخاب سے مقصد یہ ہے۔ کہ تا یہ عاجز نابکار اور دوسرے احباب اپنی کوتاہیوں کو محسوس کریں۔ اور ان اہم مقاصد کے لئے اس رنگ میں اپنے آپ کو تیار کریں۔ جس رنگ میں خدا کا مسیح پاک رنگین کرنا چاہتا ہے۔ کہ اس کے بغیر ہماری فلاح و صلاح کا کوئی اور ذریعہ نہیں۔

نتیجہ فکر جناب ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی۔

آنے والے کو بڑی شان سے آتے دیکھا
اپنی آمد کے نشانات دکھلاتے دیکھا

کیوں نہ مانے گی اُسے دنیا مسیحائے زماں
اپنی آنکھوں سے جسے مُردے جِلاتے دیکھا

حُسن و احسان کا ہے اُس کے زمانہ شاہد
ہر مصیبت میں اُسے ہاتھ بڑھاتے دیکھا

ہم رہے سنتے اُسے اُن کو دعائیں دیتے
جن کی جانب سے اُسے گالیاں کھاتے دیکھا

کوئی دشمن بھی پھرا در سے نہ اُسکے خالی
خون کے پیاسوں کو تریاق پلاتے دیکھا

ایک آواز سے دنیا کو جگایا اُس نے
اِک زمانہ جسے صدیوں سے جگاتے دیکھا

آسماں پر وہی گاتے ہیں فرشتے بھی تمام
مدح میں اُس کی جو منظور کو گاتے دیکھا

## ایک پُرانے مخلص صحابی کیلئے درخواست دُعا

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی ایک بہت پُرانے مخلص احمدی اور سلسلہ کے خادم اور صحابی ہیں۔ وہ چند روز سے امرتسر میں بیمار پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے امرتسر سول ہسپتال میں موتیا بند کا اپریشن کرایا تھا۔ آنکھ میں اپریشن کے بعد زخم ہو گیا ہے۔ جس سے ان کو بہت تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ایک بڈھے صحابی کی اس تکلیف میں اس کی مدد اپنی دعاؤں سے فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انکو اس تکلیف سے نجات دے۔ وہ ایک بڑے کنبہ والے آدمی ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کے سارے کنبے کو انکی اس تکلیف کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ اس لئے احباب خاص طور پر توجہ فرماویں۔

محمود احمد عرفانی
ایڈیٹر الحکم

مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل
مدیر معاون "الفضل" کے
قلم سے

## عظیم الشان سعادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے بے انتہا فضل سے جن خوش قسمت وجودوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ پر ایمان لانے، آپ کا کلام سننے، آپ کے دیدار سے مشرف ہونے اور آپ کی صحبت پاک سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ ان میں میری والدہ مکرمہ بھی جن کا اسم گرامی صاحب بیوی ہے، شریک ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی عمر میں برکت ڈالے۔ اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر عرصہ دراز تک قائم رکھے۔

## مہدیٔ آخر الزمان کی زیارت کیلئے دُعا

والدہ مکرمہ بیان فرمایا کرتی ہیں۔ کہ بچپن میں تمہارے نانا مجھے اور کتابوں کے علاوہ احوال الآخرۃ بھی پڑھایا کرتے تھے۔ جو مولوی محمد صاحب لکھوکے والوں کی تصنیف ہے۔ اس میں جب یہ ذکر آیا۔ کہ آخری زمانہ میں امام مہدی لوگوں کی ہدایت کے لئے آئیں گے۔ تو میرے دل سے بے اختیار یہ دعا نکلی۔ کہ خدایا تو مجھے امام مہدی کی زیارت کرا۔ اور مجھے توفیق عطا فرما۔ کہ میں آپ کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہوں۔ آپ فرماتی ہیں۔ ان دنوں اس دعا میں مجھے اس قدر انہماک ہو گیا۔ کہ چرخہ کاتتے۔ جھاڑو دیتے۔ برتن دھوتے اور گھر کا اور کاروبار کرتے یہی دعا وردِ زبان رہتی۔

## ایک احمدی خاندان سے رشتہ داری تعلقات کا قیام

آخر اللہ تعالےٰ نے اس دعا کو سُنا۔ اور آپ کی شادی ۱۹۰۲ء میں ایک ایسے خاندان میں ہو گئی۔ جو احمدیت سے مخلصانہ تعلقات رکھتا تھا۔ والدہ مکرمہ کا وطنِ مالوف موضع گڑھی کالا۔ ڈاک خانہ مڈھ رانجھا ضلع شاہ پور ہے۔ اور آپ کی شادی موضع گھوگھیاٹ ڈاک خانہ میانی ضلع شاہ پور میں ہوئی۔ آپ کے خُسر میاں قطب الدین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور ہمارے والد ماجد مولوی فخر الدین صاحب پنشنر حال سکرٹری امانت فنڈ تحریک جدید بھی اس شادی سے کئی سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی شادی کسی غیر احمدی خاندان میں ہوتی۔ تو نہ معلوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت آپ کو نصیب ہوتی یا نہ۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ عرش پر آپ کی دعا کو قبول کر چکا تھا۔ اس لئے اُس نے اپنے فضل سے یہ تقریب پیدا کر دی۔ کہ باوجود غیر احمدی خاندان میں پیدا ہونے کے آپ کے رشتہ داری تعلقات ایک احمدی خاندان سے قائم گئے۔

## قادیان میں آمد

والدہ مکرمہ بیان فرمایا کرتی ہیں۔ کہ اُن کی شادی پندرہ برس کی عمر میں ہوئی۔ اور وہ قادیان میں پہلی مرتبہ اپنی شادی کے قریباً تین سال بعد آئیں۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت

اکتوبر یا نومبر ۱۹۰۵ء کے ایام تھے۔ جبکہ والدہ مکرمہ خدا تعالےٰ کے مسیح کی پاک بستی میں آئیں۔ میرے بڑے بھائی ماسٹر محمد اسحاق صاحب بی۔ ایس۔ سی جو اُس وقت سات آٹھ ماہ کے تھے، آپ کی گود میں تھے۔ آپ میاں نجم الدین صاحب مرحوم مہتمم لنگر خانہ کی بیوی کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کی غرض سے حضور کے گھر گئیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ عشاء کا وقت تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادگان (محمود۔ بشیر شریف اور مبارک وغیرہ) موم بتیاں جلا جلا کر کرسیوں کے بازوؤں پر رکھ کر کھیل کود رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پاس ہی ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بھی موجود تھیں۔ حضرت ام المومنین نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ کیسے آنا ہُوا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے میری یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گوش گزار کر دی۔ حضور اسی وقت اٹھ بیٹھے۔ اور از راہ کرم حضور نے میری بیعت قبول فرمائی۔

## خیمہ میں رہائش

اس کے بعد وقتاً فوقتاً جب کبھی والد صاحب کو رخصت ملتی اور آپ قادیان آتے۔ تو والدہ مکرمہ کو بھی ہمراہ لاتے۔

فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ ہم سب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) کے کرایہ دار مکان واقعہ اندرون قصبہ میں ٹھہرے۔ مگر چونکہ پردہ دار مستورات کے قیام کے لئے ان کے کمروں میں کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے ہم نے صحن میں ایک چھوٹا سا خیمہ لگا لیا۔ اور اسی میں ہم نے رہنا شروع کر دیا۔

## موسم گرما میں پنکھا ہلانیکی سعادت

فرماتی ہیں۔ جتنے دن میں قادیان میں رہتی میرا یہ معمول تھا۔ کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر چلی جاتی۔ اور گرمیوں کے ایام میں حضور کو کئی کئی گھنٹے پنکھا کرتی رہتی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بھی اس وقت حضور کے پاس تشریف فرما ہُوا کرتی تھیں۔ میرے دریافت کرنے پر آپ نے بتایا۔ کہ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی تھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چارپائی پر بیٹھا کرتے تھے۔ میں دروازہ کی چوکھٹ پر ہی بیٹھ جاتی اور پنکھا ہلانا شروع کر دیتی۔

## تصنیف میں انہماک

فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ میں دن کے بارہ بجے حضور کے گھر گئی۔ تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھانا پڑا ہے۔ اور حضور کچھ لکھنے میں مصروف ہیں۔ مگر حضور پر اس قدر محویت کا عالم طاری تھا۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ آپکو یہ علم ہی نہیں۔ کہ کھانا میرے سامنے پڑا ہے۔

## خربوزوں پر کھانڈ ڈالکر کھانا

ایک دفعہ آپ کے گھر گئی۔ تو دیکھا کہ حضور کے

تمام بچے خربوزے کاٹ کاٹ کر ان کی پھانکیں کھا رہے ہیں - مجھ پر اثر یہ ہے - کہ وہ خربوزے کسی نے تحفۃً بھجوائے تھے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بچوں کی طرف دیکھ کر فرمایا - اوپر ذرا ذرا کھانڈ ڈال لو پھر خوب میٹھے ہو جائیں گے - چنانچہ سب بچوں نے میٹھا ڈال کر خربوزے کھائے -

## گرے ہوئے نوٹوں کی دستیابی اور حضور کی مسکراہٹ

فرماتی ہیں - ایک دفعہ موسم گرما میں ایک دو بجے بعد دوپہر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پنکھا کر رہی تھی - اور آپ ڈاک دیکھنے جا رہے تھے - کہ اچانک جلدی سے چارپائی سے اُٹھ کر آپ کمرہ سے باہر تشریف لے گئے - تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا - کہ حضور اپنے ہاتھ میں بہت سے کرنسی نوٹ لئے واپس تشریف لے آئے ہیں کمرہ کے اندر داخل ہو کر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا - یہ نوٹ غلطی سے باہر گر گئے تھے -

معلوم ایسا ہوتا ہے - منی آرڈروں کے ذریعہ اس روز جو روپیہ وصول ہوا - اس میں سے کچھ نوٹ غلطی سے باہر ہی گر گئے تھے - بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا - تو حضور جلدی سے تلاش میں نکلے - اور خدا تعالےٰ کے فضل سے تمام نوٹ حضور کو دستیاب ہو گئے -

## قبولیتِ دعا کا ایک عظیم الشان نشان

والدہ مکرمہ فرماتی ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کا بھی میں نے ایک بہت بڑا نشان دیکھا ہے - اور وہ یہ کہ ہم تین بہنیں تھیں - میں بڑی تھی اور دو بہنیں حاکم بیوی اور حیات بیگم مجھ سے چھوٹی تھیں - ان دونوں کے رشتوں کے متعلق گھر میں سخت اختلاف ہو گیا - میری والدہ یہ چاہتی تھیں - کہ یہ دونوں رشتے اپنے رشتہ داروں کو دیں - اور والد صاحب یہ چاہتے تھے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو یہ رشتے دیں - اس اختلاف نے اس قدر طول پکڑا لیا - کہ نہ صرف گھر میں بدمزگی پیدا ہو گئی - بلکہ والد صاحب نے اپنے رشتہ داروں سے کہہ بھی دیا - کہ میں نے اپنی لڑکیوں کا رشتہ تمہیں دے دیا ہے - والدہ کو جب یہ معلوم ہوا - اور اس کے ساتھ ہی اس قسم کی افواہیں انہوں نے سنیں - کہ فریق ثانی کا ارادہ ہے - کہ لٹھ بند ہو کر لڑکیوں کو اٹھا کر لے جائیں - تو انہیں سخت غصہ آیا - اور وہ ناراضگی کی حالت میں اپنی لڑکیوں کو لے کر میکے (موضع نواں کوٹ) چلی گئیں - اور انہوں نے کہا - میں دیکھوں گی - کہ کس طرح یہ رشتے میری مرضی کے خلاف کر لئے جاتے ہیں - آخر نتیجہ یہ ہوا - کہ جن لوگوں کو والد صاحب رشتہ دینا چاہتے تھے - انہوں نے عدالت میں والدہ کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا - کہ ہمارے لڑکوں کے اس کی لڑکیوں سے نکاح ہو چکے ہیں مگر یہ ان کو رخصت نہیں کرتی - والد صاحب چونکہ سادہ مزاج تھے - اس لئے ان سے بھی انہوں نے کچھ اس قسم کی گواہی لے لی - جس سے ان کے مدعا کو تقویت پہنچ سکتی تھی - اور گاؤں کے بڑے بڑے لوگوں کو بھی انہوں نے اپنے ساتھ شامل کر لیا - گویا ایک طرف تمام گاؤں کے اکابر تھے - اور دوسری طرف صرف میری والدہ اور دو بہنیں - وہاں سے سرگودھا کئی میل دور ہے - اور ان دنوں سواری کا بھی کوئی خاطر خواہ انتظام نہ تھا - ہر پیشی پر والدہ صاحبہ اپنی لڑکیوں کے ہمراہ اُونٹ پر کچاؤں میں بیٹھ کر عدالت میں جاتیں پردہ دار مستورات کا عدالتوں میں کھینچا جانا جس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں - پھر ایسی صورت میں جبکہ تمام گاؤں مخالف ہو - اور کامیابی کی کوئی امید نہ ہو - جو کچھ انسانی قلب کی حالت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے -

فرماتی ہیں میری والدہ صاحبہ اور بہنوں پر وہ ایام اس قدر تکلیف کے تھے - کہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا - ابھی مقدمہ جاری ہی تھا - کہ مجھے کسی موقعہ پر خوش قسمتی سے قادیان آنا پڑا - اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی غرض سے گئی - آٹھ نو بجے صبح کا وقت تھا - جب میں حضور کے گھر گئی - تو مجھے معلوم ہوا - کہ حضور بچوں سمیت سیر کیلئے باغ تشریف لے گئے ہیں - میں وہیں انتظار میں بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر سے واپس تشریف لے آئے - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے - اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو اس وقت چھوٹے بچے تھے ، حضور کے ہمراہ تھے - حضور جب کمرہ میں داخل ہونے لگے - تو میں نے السلام علیکم کے بعد گذارش کی - کہ میں حضور کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں حضور اسی وقت کھڑے ہو گئے - اور دروازہ کی چوکھٹ کے اوپر کے حصہ کو حضور نے اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیا - میں نے یہ تمام سرگذشت اول سے آخر تک بیان کی - حضور نہایت توجہ کے ساتھ تمام باتیں سنتے رہے - جب میں نے اپنی بات ختم کر لی - تو حضور نے فرمایا اچھا ہم دعا کریں گے - اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے -

والدہ مکرمہ بیان فرماتی ہیں - کہ حضور کی اس دعا کا یہ معجزانہ اثر ہوا - کہ باوجودیکہ مقدمہ کے حالات سخت خراب تھے - اور باوجودیکہ بعض لوگ برملا یہ کہا کرتے تھے - کہ اگر یہ لڑکیاں اور ان کی ماں ہمارے گاؤں موضع جالپ کے قریب سے کبھی گذریں - تو ہم ان کو زندہ نہیں جانے دینگے - اللہ تعالےٰ نے اسی پیشی میں جو اس دعا کے بعد ہوئی ، ایسا فضل کیا ، کہ مجسٹریٹ نے مقدمہ کو بالکل جھوٹا پا کر خارج کر دیا - اور نہ صرف مقدمہ خارج ہو گیا - بلکہ لوگوں کی عداوت بھی جاتی رہی اور پھر دونوں لڑکیوں کے رشتے وہیں ہوئے جہاں والدہ صاحبہ کی خواہش تھی - گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کی برکت سے نقشہ ہی پلیٹ گیا - اور تین بیکس عورتیں تمام گاؤں والوں کے مخالفانہ ارادوں پر غالب آ گئیں - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

## ترجمۂ قرآن جاننے کی خواہش

والدہ مکرمہ فرماتی ہیں - کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا - کہ حضور مجھے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کا بڑا شوق ہے - حضور نے فرمایا - اگر ایک ایک سطر بھی پڑھو گی - تو سارا قرآن پڑھ لو گی -

## خشیتِ الٰہی اور مخلوق خدا سے شفقت

والدہ مکرمہ فرماتی ہیں - کہ ایک دن میں علی الصبح ضروریات وغیرہ سے فارغ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی ملاقات کی غرض سے گئی - مگر جب گھر پہنچی - تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ دیکھا - میں نے دادی (میاں شادی خاں صاحب مرحوم کی والدہ) سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرانی خادمہ تھی دریافت کیا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں ہیں - وہ کہنے لگی حضور اس وقت سو رہے ہیں - میں نے کہا اس وقت آرام کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی - اس نے کہا بات یہ ہے - کہ رات چونکہ آسمان پر بہت بادل تھے اور ہوا بڑے زور سے چلتی رہی ہے اور کچھ کچھ بارش بھی ہوتی رہی ہے - اس لئے حضور آج ساری رات جاگتے رہے - اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں اس خیال سے مشغول رہے - کہ کہیں آج ہی رات زلزلہ نہ آ جائے - اور اللہ تعالیٰ کا عذاب اہلِ عالم پر نازل نہ ہو جائے - غرض حضور چونکہ رات بھر نہیں سوئے - اس لئے نماز فجر پڑھ کر سو گئے ہیں - والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں - کہ اس رات واقعی آسمان پر بادل تھے - بار بار بجلی چمکتی اور کڑکتی تھی - کچھ کچھ بارش بھی ہوتی رہی - اور ہوا بھی بڑے زور سے چلتی رہی تھی - نیز یہ بھی کہا - کہ ہماری حالت تو یہ ہوتی ہے - کہ ٹھنڈی ہوا چلے یا بادل برسیں ، تو ہم بڑے مزے سے وہ رات نیند میں گذارتے ہیں - مگر انبیاء علیہم السلام کی کیا ہی عجیب شان ہوتی ہے - کہ وہ ہر وقت خدا تعالےٰ کے استغنار ذاتی سے ڈرتے ہیں - حضور کو بھی بجلی کی کڑک ، رات کی تاریکی ، ہوا کا شور اور آسمان کی ہیبت ناک حالت دیکھ کر فوراً یہ خیال آیا - کہ کہیں آج ہی زلزلہ نہ آ جائے - چنانچہ آپ ساری رات جاگتے رہے - اور نمازیں پڑھتے اور دعائیں کرتے رہے -

معلوم ایسا ہوتا ہے - اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کسی زلزلہ کے متعلق پیشگوئی شائع ہو چکی تھی - تبھی آپ کا خیال آسمان کی حالت دیکھکر فوراً زلزلہ کی طرف منتقل ہو گیا - اور بوجہ اس رحم اور محبت کے جو انبیاء علیہم السلام کے دل میں لوگوں کے متعلق

ودیعت کی ہوتی ہے - آپ ساری رات لوگوں کے لئے دعائیں کرنے میں مشغول رہے - یہی وہ امر ہے - جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں بیان فرمایا کہ ؎

جانم گداخت از غمِ ایمانت اے عزیز
ویں طرفہ تر کہ من بگمانِ تو کافرم

## نماز فجر کے بعد سونا

اس جگہ اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عادت تھی - کہ نماز فجر کے بعد بالعموم تھوڑی دیر کے لئے سو جایا کرتے تھے - مگر اس رات چونکہ آپ بالکل نہیں سوئے - اس لئے نماز فجر کے بعد حضور نسبتاً کچھ زیادہ دیر سوتے رہے -

## پاکیزہ خلوت

نیز یہ روایت اس لحاظ سے بہت زیادہ معتبر ہے - کہ دادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرانی خادمہ تھی - اور اُسے حضورؑ کی اندرونی زندگی دیکھنے کا بہت زیادہ موقع ملتا رہتا تھا - پس یہ واقعہ حضور کی پاکیزہ خلوت کا ایک زبردست ثبوت ہے -

## خدّام سے بے نظیر محبّت

والدۂ مکرمہ فرماتی ہیں - کہ محمدؐ اسحاق جو میرا بڑا بیٹا ہے - اُس کی عمر غالباً ڈیڑھ برس کے قریب ہوگی - کہ وہ مرض طاعون میں مبتلا ہوگیا - اور دو گلٹیاں نکل آئیں - جن میں سے ایک گلٹی بغل میں نکلی اور دوسری بُن ران میں - فرماتی ہیں اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہوا - اور عزیزم محمد اسحاق چند دنوں کے بعد تندرست ہوگیا - اس کے چند ماہ بعد میں قادیان آئی - ایک روز عصر کے بعد میں الدار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب بیٹھ کر حضور کو پنکھا کر رہی تھی - بچہ میری گود میں تھا - اور حضور اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے - پاس ہی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور بچے اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے - کہ میں نے عرض کیا - حضور میرے اس چھوٹے بچے کو طاعون کی دو گلٹیاں نکلی تھیں - فرماتی ہیں - میں نے یہ کہا ہی تھا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یکدم بے چین ہوکر اٹھ بیٹھے اور حیرت اور تعجب سے دو تین دفعہ فرمایا - اس چھوٹے بچے کو دو گلٹیاں نکلی تھیں ؟ میں نے عرض کیا - جی حضور - ایک بغل میں اور ایک بُن ران میں ؛

## توجہ کا اثر

والدۂ مکرمہ فرماتی ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس توجہ کا یہ اثر ہے کہ آج تک تمہارے بھائی کو کبھی اُن مقامات پر درد نہیں ہوا - جہاں طاعون کی گلٹیاں نکلی تھیں - آپ فرماتی ہیں - وہ دونوں گلٹیاں نکل کر دب گئی تھیں یہ نہیں ہوا تھا - کہ پھوٹی ہوں اور موادِ فاسد اُنہیں سے خارج ہوگیا ہو - اور آپ یہ بھی فرمایا کرتی ہیں - کہ جن کی گلٹیاں اندر ہی دب جائیں - اُنہیں وبائی ایام میں ہمیشہ خطرہ رہتا ہے - اور عموماً اُن مقامات پر درد شروع ہو جاتا ہے - جہاں گلٹیاں دب کر بیٹھ گئی ہوں - مگر حضور کی اس توجہ کا یہ اثر ہے کہ اُسے کبھی ان مقامات پر درد وغیرہ کی شکایت نہیں ہوئی - نہ وبائی ایام میں اور نہ دوسرے دنوں میں -

## محبّت بھرا دل

یہ تو وہ نتیجہ ہے جو والدۂ مکرمہ نے نکالا - مگر میں کہتا ہوں - اس واقعہ پر غور کرو - اور سوچو کہ انبیاء علیہم السلام اپنے دل میں مخلوقِ خدا کی کس قدر شفقت اور محبت رکھتے ہیں - اور کس طرح دوسرے کا دُکھ اُنہیں بے چین کر دیتا اور دوسرے کا غم انہیں مغموم بنا دیتا ہے - ایک چھوٹے سے بچے کی کیا حیثیت ہوتی ہے پھر اس وقت وہ طاعون سے بالکل اچھا ہو چکا تھا - اور برسبیلِ تذکرہ والدہ صاحبہ نے طاعونی گلٹیاں نکلنے کا ذکر کر دیا تھا - مگر حضور پر اس قدر اثر ہوا - کہ باوجودیکہ حضور لیٹے ہوئے تھے - یکدم بے چین ہوکر اٹھ بیٹھے - اور بڑی توجہ مگر حیرت سے بار بار کہا - کہ کیا اس چھوٹے بچے کو دو گلٹیاں طاعون کی نکلی تھیں ؟

## اخلاق فاضلہ کی امتیازی شان

یہی وہ اخلاق ہیں - جو اپنی امتیازی شان کی وجہ سے اپنے اندر غیر معمولی تاثیر رکھتے ہیں - چنانچہ والدۂ مکرمہ اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب نام لیتی ہیں - تو فرطِ محبت سے بے چین ہو جاتی ہیں - اور اُس زمانہ کو یاد کر کے حسرت و اندوہ سے کہا کرتی ہیں - کہ افسوس مجھے معلوم نہ تھا - یہ پاک زمانہ اس قدر جلد گذرنے والا ہے ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

## مومن ایسی پختہ بات کرتا ہے چاہے ہمالیہ پہاڑ اُڑ جائے اسکی بات نہیں بدلتی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "مومن کی نیت بہت بڑی چیز ہے - اگر تم مومن ہو تو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کرو - پھر دیکھو گے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا - کہ تمام خود بخود دُور ہو جائیں گی -

تمہارے ارادوں کو پختہ کرنے کے لئے یا تو وہ نئے سامان پیدا کر دے گا - یا پھر تمہارے حوصلہ بڑھا دے گا - تمہارا مقصد دونوں طرح حل ہو جائیگا

ایک بھوکے شخص کی تکلیف دور کرنے کے دو ہی علاج ہیں - ایک تو یہ کہ اس کی بھوک اڑا دی جائے دوسرے یہ کہ اُسے کھانا دیدیا جائے - پس اپنے اندر ایک پختہ عزم کر لو - اور جھوٹے وعدوں سے بچو - کہ یہ یا تو روحانی بڑھاپے کی یا پھر بچپن کی علامت ہوتے ہیں - روحانی جوانی کے وقت انسان کے اندر انکسار، توکل فروتنی اور معرفت پیدا ہوتی ہے - اور وہ کبھی منہ سے ایسی بات نہیں نکالتا جس کے پورا کرنے کا اس کے دل میں عزم نہ ہو - اور جب وہ کوئی بات کر دیتا تو ایسی پختہ کرتا ہے کہ چاہے ہمالیہ پہاڑ اڑ جائے اسکی بات نہیں بدلتی "

پس ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا - اور وعدے کے وقت ادائیگی دوران سال لکھدی - اور کوئی مہینہ مقرر نہیں کیا ایسے احباب کو چاہیئے - کہ چونکہ دوران سال شروع ہو - اور انہوں نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا - اور سات مہینے گذر چکے ہیں - اس لئے وہ اپنا وعدہ سو فی صدی اسی مہینہ میں پورا کر دیں لیکن اگر ان کی نیت آخری مہینہ میں دینے کی ہے - تو وہ سمجھ لیں - کہ آخری وقت میں ادا کرنے کا خیال رکھنے والے اکثر فیل ہو جایا کرتے ہیں - پس اگر وہ قسطوار ادا نہیں کر سکتے تو اطلاع کریں کہ کس مہینہ میں ادا کریں گے اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے احباب کے وعدے اٹل اور حتمی ہیں - کیونکہ مومن کی شان یہی ہے - مگر اس وجہ سے کہ تحریک جدید کو معلوم ہو جائے کہ کس کس مہینہ کتنا کتنا روپیہ آتا ہے - تا اسکے مطابق اخراجات کا پروگرام بنایا جائے، دوران سال کے وعدہ کرنیوالے احباب سے درخواست ہے کہ اگر وہ اپنا وعدہ اس مہینہ میں پورا نہیں کر سکتے تو بتائیں کس مہینہ میں ادا کرینگے - (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

# حضرت مسیح موعود علیہ وآلہ السّلام کا سلوک اپنے مخالفوں کے ساتھ

## — اور —

# آپ کی استقامت اور استقلال مخالفوں کے مقابلہ میں

مولانا ظہور حسین صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ روس کے قلم سے

کسی شخص کے اخلاق کا موازنہ پورے طور پر اُسی وقت ہوسکتا ہے۔ جب وہ اپنے مخالف سے بدلہ لینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور اس کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ پھر وہ اپنے کریمانہ اخلاق سے کام لے کر اگر کچھ نہیں کہتا۔ تو ہر ایک کے نزدیک وہ بااخلاق سمجھا جائے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ وآلہ السلام کی سیرت کو جب اس پہلو سے دیکھا جاتا ہے۔ تو سینکڑوں مثالیں ہم کو ایسی مل جاتی ہیں۔ جن میں آپ اپنے مخالفوں سے بدلے سکنے کے باوجود ان پر رحم کرتے رہے۔ اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل بروز ہونے کا ثبوت دیتے رہے۔ چنانچہ میں احباب کے آگے چند ایک مثالیں اس کی پیش کرتا ہوں۔

(۱) جن دنوں ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے حضرت اقدس علیہ السلام پر اقدام قتل کا مقدمہ تھا۔ اس وقت عیسائیوں کی پوری کوشش تھی۔ کہ آپ کو ملزم ثابت کریں۔ جس کے لئے انہوں نے ہر ناجائز طریق سے کام لیا۔ چنانچہ انہوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی عدالت میں بطور گواہ پیش کرنا چاہا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی پورے جوش کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف گواہی دینے پر آمادہ تھے۔ حضرت اقدس کے وکیل مولوی فضل الدین صاحب نے حضرت اقدس سے بڑے خوش ہو کر کہا۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی آپ کے خلاف گواہی دینا چاہتا ہے۔ اس کی گواہی کی اہمیت گرانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ عدالت میں ایسے سوالات اس کے متعلق اس سے کئے جائیں۔ جن سے عدالت کو پتہ لگ جائے کہ یہ شخص کیسا ہے۔ چنانچہ آپ کے وکیل نے آپ کو بتایا۔ کہ مجھ کو اس کے والدین کے چال چلن وغیرہ کے متعلق بعض ایسی باتوں کا علم ہوا ہے۔ کہ اگر ان کو ظاہر کیا گیا۔ تو یہ عدالت کی نظروں سے یقیناً گر جائے گا۔ اور انکی گواہی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنتے ہی فرمایا۔ کہ میں اس قسم کے سوال کرنے کی آپ کو اجازت نہیں دے سکتا۔ جس سے ان کی اس قسم کی پردہ دری ہو۔ اور نہ ہی میرا یہ کام ہے۔ اس لئے آپ ایسا سوال ان کے متعلق نہ کریں۔ آپ کے وکیل نے بارہا آپ کو کہا۔ کہ اس طرح ہم کو مقدمہ میں تقویت پہنچ جائے گی۔ اور ان کی گواہی کمزور ہو جائے گی۔ مگر باوجود اس کے حضرت اقدس علیہ السلام نے ایسا کرنے کی مطلقاً اجازت نہ دی۔

اللہ! اللہ!! کیا حلم اور کیسی ستاری کی صفت خدا تعالیٰ نے آپ کے اندر ودیعت کی ہوئی تھی۔ کہ باوجود اس کے کہ قانونی لحاظ سے آپ کے وکیل کو حق پہنچتا تھا۔ کہ ایسا سوال کرے۔ مگر آپ نے محض اس لئے اجازت نہیں دی۔ کہ اس سے مولوی محمد حسین اور اس کے خاندان کے ناموس پر زد پڑیگی۔ اور ان کی خفت ہوگی۔ اس لئے آپ نے پسند نہ کیا۔ کہ آپ کے ذریعہ ایسا ہو۔ چنانچہ آپ کے وکیل پر آپکی اس بات کا آخر تک اثر رہا۔ باوجودیکہ وہ غیر احمدی تھے۔ مگر جب کبھی مخالفوں کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ وآلہ السلام ذکر آجاتا۔ تو وہ بڑے جوش سے اس امر کا اظہار کرتے۔ کہ میں نے تمام ہندوستان میں حضرت مرزا صاحب جیسے اعلیٰ اخلاق کوئی انسان نہیں دیکھا۔

(۲) اسی مقدمہ میں جب اللہ تعالےٰ نے آپکو بری کیا۔ اور مجسٹریٹ نے جن کا نامی کرنل ڈگلس تھا آپ کو بری کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر آپ چاہیں۔ تو آپ ان پر جھوٹا الزام لگانے کے باعث نیز ہتک عزت کا ان پر دعویٰ کر سکتے ہیں۔ باوجودیکہ ڈاکٹر مارٹن کلارک اور ان کے ساتھی آپ کے سخت مخالف اور خون کے پیاسے تھے۔ آپ نے سنتے ہی فرمایا۔ کہ میرا مقدمہ آسمان پر خدا کے سامنے ہے۔

کیا عجیب بات ہے۔ آپ کے مخالف ہر ناجائز طریق سے کام لے کر آپ کے خلاف مقدمہ کرتے ہیں اور آپ جائز طریق سے قانون کے اندر رہ کر مخالفوں کو سزا دلا سکتے ہیں۔ اور حاکم اعلیٰ نے کہا بھی ہے۔ کہ آپ کو ایسا کرنے کا حق ہے۔ مگر آپ خدا پر معاملہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پسند نہیں فرماتے۔ کہ ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیں۔ اور ذاتی انتقام کے لئے قانونی چارہ جوئی کریں۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائی مرزا نظام الدین صاحب اور مرزا امام الدین صاحب وغیرہ آپ کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہر وقت رات اور دن آپ کے خلاف منصوبے کرتے۔ اور آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو تکلیفیں پہنچاتے۔ آپ کو سخت گالیاں دیتے اور ہر طرح کی اذیت پہنچاتے ہیں۔ مگر پھر انہی لوگوں کو جب امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کے ذریعہ ہمارا کام ہوسکتا ہے۔ تو وہ آپ کے پاس آتے ہیں۔ اور آپ نہایت شرح صدر سے ان کا کام کر دیتے ہیں۔ اور کسی قسم کا انقباض آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا ہے۔

چنانچہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی۔ کہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا ہے۔ جس کا دماغ پر بھی اثر تھا۔ حضرت اقدس وہاں فوراً تشریف لے گئے۔ اور مناسب علاج کیا۔ جس سے ان کو فائدہ ہوگیا۔

اسی طرح مرزا امام الدین صاحب کے پاس ایک اعلیٰ سواری کے قابل گھوڑا تھا۔ وہ اسکو بیچنا چاہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کو جو ان دنوں جموں تھے، خط لکھا۔ جس میں سفارش کی۔ کہ ان کا گھوڑا جو خوش رفتار اور راجوں اور رئیسوں کی سواری کے لائق ہے۔ اب وہ اس کو بیچنا چاہتے ہیں۔ آپ جموں میں کسی رئیس کے پاس تذکرہ کرکے مناسب قیمت سے وہ گھوڑا بکوا دیں۔ اگر کسی کے خریدنے کا ارادہ پختہ ہو جائے۔ تو گھوڑا جموں بھیجدیا جائیگا۔

اسی طرح قادیان میں ایک غیر مذہب کا آدمی سخت مخالف تھا۔ اتفاقاً اس کو دوائی کیلئے کستوری کی ضرورت

پیش آئی - تو اس نے آپ کے دروازہ پر آکر آواز دی - آپ تشریف لے آئے - اور اُس نے کستوری کے لئے درخواست کی - آپ فوراً گھر میں تشریف لے گئے - اور کافی مقدار میں کستوری لاکر اس کے حوالہ کر دی -

الغرض ایک مثال نہیں دو نہیں - ہزاروں ایسے واقعات آپ کی زندگی میں ہوئے - کہ مخالفوں نے آپ کے قتل کے منصوبے کئے - قید کرانے کی کوششیں کیں - آپ کو ہر طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں - مگر بایں ہمہ آپ نے ان کے مقابلہ پر اُن اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا - جن کی نظیر آج سے تیرہ سو سال قبل سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہیں نہیں مل سکتی - لوگوں نے آپ کو مارنے کے منصوبے کئے - جبکہ آپ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر ان کی روحانی زندگی کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں کرتے - لوگوں نے آپ کو گالیاں دیں - مگر آپ نے ان کو دعائیں دیں - الغرض آپ کی ساری زندگی اس شعر کا مصداق تھی ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

نیز مسلمانوں کی طرف سے خطرناک مصائب دیکھ کر آپ کے اندر سے یہ آواز آتی ؎

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

پس نہ صرف آپ مخالفین کے حملوں کو دیکھ برداشت کرتے - بلکہ خدا تعالےٰ کی خاطر تکالیف جھیلنے کو خوشی اور بہادری سے قبول کرنے کے لئے تیار رہتے - جیسا کہ ذیل کے دو واقعات اس پر نمایاں طور پر روشنی ڈالتے ہیں -

(۱) ایک دفعہ جبکہ آپ گورداسپور تشریف فرما تھے - اور مقدمہ ایک ہندو مجسٹریٹ کے سپرد تھا - اور اس نے آریوں کی سازش سے متاثر ہو کر فیصلہ کر لیا تھا - کہ ایک دفعہ تو میں آپ کو ضرور قید میں بھجواؤنگا - خواہ تھوڑے ہی وقت کے لئے کیوں نہ سہی -

جب جماعت کے بعض افراد کو اس کا علم ہوا اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے سخت گھبرا کر حضرت اقدس کے حضور یہ واقعہ سنایا - تو حضور اس وقت چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جب آپ نے یہ سنا - کہ وہ مجسٹریٹ کہتا ہے - کہ شکار میرے ہاتھ میں ہے - تو حضور نے نہایت جوش سے فرمایا - کہ وہ خدا کے شیر پر ہاتھ تو ڈال کر دیکھے - نیز آپ نے فرمایا - کہ ہم نے تو بارہا خدا کے حضور دعا کی - کہ مولیٰ تیری خاطر میں ہر طرح کی تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہوں - اگر تیری راہ میں مجھ کو بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پڑیں - تو میں خوشی سے اس حالت کیلئے تیار ہوں - مگر ہر بار مجھ کو میرے خدا نے تسلی دی اور کہا کہ تیرے ساتھ میں یہ معاملہ نہ کرونگا -

(۲) اسی طرح ایک دفعہ کے متعلق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سیالکوٹی سیرت مسیح موعودؑ کے صفحہ ۴۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"مجھے خوب یاد ہے کہ جس روز ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب قادیان میں حضرت کے مکان کی تلاشی کیلئے آئے تھے اور قبل از وقت اس کا کوئی پتہ اور خبر نہ تھی اور نہ ہو سکتی تھی - اسکی صبح کو کہیں سے ہمارے میر صاحب نے سن لیا - کہ آج وارنٹ ہتھکڑی سمیت آئیگا - میر صاحب حواس باختہ سراز پا نشناختہ حضرت کو اسکی خبر کرنے اندر دوڑ گئے - اور غلبۂ رقت کی وجہ سے بصد مشکل اس ناگوار خبر کے مُنہ سے بُرقعہ اتارا - حضرت اس وقت "نور القرآن" لکھ رہے تھے - اور بڑا ہی لطیف اور نازک مضمون در پیش تھا - سر اٹھا کر اور مسکرا کر فرمایا - کہ میر صاحب لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی اور سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں - ہم سمجھ لینگے - ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے - پھر ذرا تامل کے بعد فرمایا - مگر ایسا نہ ہوگا - کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں - وہ اپنے خلفاء و مامورین کی ایسی رُسوائی پسند نہیں کرتا"

الغرض آپ خدا کی راہ میں اس کے نام کو پھیلانے کیلئے تکلیفوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے - اور مصیبت کے پہاڑ کے پہاڑ آپ پر ٹکراتے - مگر آپ کے پائے اثبات میں ذرا لغزش نہیں آتی تھی - بلکہ اور بہادری کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کھڑے ہو جاتے ؎

# مومن جو کچھ مُنہ سے کہتا ہے اُس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم نے جن احباب کو تحریک جدید کی شاندار قربانیوں میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے - انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ ۷ - اپریل اور ۵ - مئی پڑھکر معلوم کر لیا ہوگا - کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہر مومن مخلص سے مطالبہ فرماتے ہیں - کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے کو پورا کر دے - کیونکہ جس قدر جلد کوئی شخص اپنی رقم میعاد سے پہلے ادا کرتا ہے - اسی قدر زیادہ وہ پہلے ادائیگی کی وجہ سے ثواب بھی زیادہ حاصل کرتا ہے - لیکن اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ خیال کرتا ہو - کہ آج نہیں کل دے دیا جائے گا - ایسے لوگ سال کے آخر تک بھی ادا کرنے کی توفیق نہیں پاتے -

پس وہ لوگ جو تحریک جدید کی قربانی میں شامل ہو چکے ہیں - اور وہ جنہوں نے اپنے گذشتہ سالوں میں بھی اضافہ کر لیا ہے - یا وہ جنہوں نے صرف پانچویں سال میں شمولیت اختیار کی ہے - ایسے تمام احباب کو چاہیئے - کہ وہ اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے کے لئے پوری توجہ فرمائیں - اور ہر وعدہ کرنا والا حضور کے اس ارشاد کو یاد رکھے - تا اس میں عملی قوت پیدا ہو ؎ فرمایا :-

(۱) "مومن کو ہمیشہ جھوٹے وعدوں سے بچنا چاہیئے - کہ یہ قوم کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں (۲) جس کے اندر زندگی موجود ہو - وہ کام کیا کرتا ہے زبانی دعویٰ نہیں کیا کرتا - (۳) زبانی دعویٰ کرنے والے دراصل اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہیں (۴) میں نے دیکھا مومن جو کچھ مُنہ سے کہتا ہے اس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے مجلس شوریٰ یا تحریک جدید میں بعض لوگ بڑی بڑی باتیں بناتے ہیں - مگر بعد میں ایسے خاموش ہو جاتے ہیں - کہ کوئی وجہ بھی سمجھ میں نہیں آتی - بعض تو بے شک اخلاص سے جو قربانی کرنی ہوتی ہے کر دیتے ہیں - اور وہ جو وعدے کرتے ہیں - اس کے ایسے پابند ہوتے ہیں - کہ انہیں یاد دہانی کی بھی ضرورت نہیں ہوتی - لیکن بعض زبانی دعوے تو بہت کرتے ہیں مگر پورے نہیں کرتے - (۵) پس مومن کو چاہیئے - کہ اپنے نفس کا مطالعہ کرتا رہے - اگر تو اس کے زبانی دعوے زیادہ اور عمل سُست ہے - تو سمجھ لے - کہ روحانی بڑھاپا شروع ہو چکا ہے - یا جوانی آئی ہی نہیں - ایسے لوگ یاد رکھیں - وہ جماعت کی طاقت کا موجب نہیں ہوتے - بلکہ اس کی کمزوری کا موجب ہوتے ہیں -"

پس تحریک جدید کے سال پنجم اور گذشتہ سالوں کے وعدہ کرنے والے احباب کو عملاً اس بے مثال محبت کا ثبوت دینا چاہیئے - جو ان کو اپنے پاک امام سے ہے - اور اس کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے - کہ احباب اپنے وعدوں کو کوشش کر کے اس مہینہ کے اندر اندر سو فیصدی پورا کر دیں - والسلام

(خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

30

# متحدیانہ دعوت اور صحابہ مسیح موعودؑ کی زندگی پر نظر

جناب مولانا مولوی ابو العطاء مولوی فاضل وسابق مبلغ بلاد اسلامیہ عربیہ کے قلم سے

ایک لمبے زمانہ کے بعد خدا کا ایک عظیم الشان نبی دنیا میں ظاہر ہوا۔ صدہا برس انتظار میں گذرے۔ اور بیسیوں نسلیں اس کی راہ تکتی چل بسیں۔ کیا ہی خوش بخت وہ لوگ تھے۔ جن کے درمیان وہ فرستادہ حق کھڑا ہوا۔ اور اپنے مسیحائی نفس سے سینکڑوں ہزاروں مُردوں کو چشم زدن میں زندہ کر دیا۔ کیا پُرلطف ایام تھے۔ جب خدا کی جلی وحی آسمان سے زمین پر اُترتی تھی۔ خدا خود حضرت احمدؑ علیہ السلام سے ہمکلام ہوتا تھا۔ وہ مقدس اپنے حلقہ بگوشوں کے قلوب کو پاکیزہ انفاس اور زندگی بخش کلام سے صیقل کرتا تھا۔ ان دنوں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا۔ زمین پر ایک عجیب ماجرا ظاہر ہوا۔ ہزاروں اندھے بینا ہو گئے۔ اور ہزاروں لاکھوں گونگے گویا ہوئے۔ مُردوں میں حرکتِ حیات پیدا ہو گئی۔ ہاں انہی مقدس ایام میں ایک بڑا گروہ معاندین ومکذبین کا بھی تھا۔ وہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے اس چراغ ایزدی کو گُل کرنا چاہتے تھے۔ مگر انکی قسمت میں ناکامی و نامرادی ہی مقدر تھی۔ سچ یہی ہے۔ کہ وہ تکذیب وتکفیر بوستانِ احمدیت کے لئے بمنزلہ کھاد ثابت ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ احمدی ترقی کرتے گئے۔ آج اگرچہ صفحۂ زمین پر لاکھوں کروڑوں آدمزاد موجود ہیں۔ مگر شمعِ احمدیت کے پروانوں کی شان بالکل نرالی ہے۔ انہوں نے احمدؑ کے وجود میں خدائی قدرتوں کا مشاہدہ کیا۔ اور اس کے ذریعہ سے اس کی تجلیات کو دیکھا۔ وہ دنیا سے کھوئے گئے۔ اور اسی دروازہ پر دُھونی رما کر بیٹھ گئے۔ دنوں کے بعد دن، ہفتوں کے ہفتے، مہینوں کے بعد مہینے، اور سالوں کے بعد سال گزرتے گئے۔ ان کا عشق و اخلاص روز بروز بڑھتا ہی گیا، اور وہ پیکرِ وفا ثابت ہوئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیوی طور پر بڑے لوگوں میں سے نہ تھے۔ مگر جس آسمانی امانت کے وہ حامل ہوئے۔ اور جس عظیم الشان ذمہ واری کا جوا اُن کے کندھوں پر رکھا گیا۔ اور جس صدق واخلاص سے انہوں نے اس کو ادا کیا۔ یہ وہ باتیں ہیں۔ جنہوں نے انہیں دنیا کے دورِ حاضر کے سب سے بڑے اور ہمیشہ زندہ رہنے والے لوگ بنا دیا ہے۔ محبتِ الٰہی کی آگ کی چنگاری نے اُنہیں رہتی دنیا تک مشعلِ راہ قرار دیا ہے۔ اب وہ لازوال زندگی کے وارث ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی برکات ان پر نازل ہوں۔

محترم جناب ایڈیٹر الحکم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سیرت مسیح موعودؑ نمبر کے لئے میں بھی کوئی مضمون لکھوں۔ مگر میں حیران ہوں۔ کہ میں کیا لکھوں۔ میں صحابی نہیں ہوں۔ میری آنکھوں نے اُس رُوئے انور کو دیکھا نہیں۔ میرے کانوں نے اس شیریں آواز کو سنا نہیں۔ میرا دل حسرت زدہ ہے۔ اور مجھے رہ رہ کر ان خوش نصیب بزرگوں پر رشک آتا ہے۔ جنہوں نے موسم بہار میں گلہائے رنگا رنگ کی گلچینی کی اور آج بھی اُن کے پاس اس عطرِ بے مثال کی خوشبو موجود ہے۔ اور وہ ایک عالم کو مہکا رہے ہیں۔ میں نے تو سیدنا نور الدین اعظم رضؓ کا پُرکیف زمانہ بھی نہیں پایا۔ اس تصویرِ بےنفسی کو بھی نہیں دیکھا۔ اس بناء پر سیرت کے موضوع پر میرا کچھ لکھنا سیرت کے بیان کی حقیقی غرض کو پورا نہیں کر سکتا۔ یقیناً عہدِ مبارک، عہدِ مسیح موعود علیہ السلام سے محرومی کا افسوس ہوتا ہے۔ لیکن آئندہ پر نگاہ کر کے میں اپنے آپ میں خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہوں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے اس بابرکات خلافت میں اس ذرہ بے مقدار کو نوازا۔ اور معرفتِ حق کی توفیق بخشی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے ان عظیم الشان فضلوں سے متمتع فرمائے جو دورِ فاروقی کے اس زمانہ سے وابستہ ہیں۔

میں اگرچہ صحابی نہیں ہوں۔ مگر سیرت کے باب میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

**اوّل** یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بکثرت یہ دعوت دی ہے۔ کہ لوگ میرے پاس آکر رہیں۔ اور میری صحبت میں بیٹھیں۔ یہ دعوت بڑے زوردار اور متحدیانہ الفاظ میں بار بار دی گئی ہے۔ اور بسا اوقات اس کے اخراجات بھی حضور علیہ السلام نے اپنے ذمہ لئے ہیں۔ یہ نفسِ دعوت ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکبازی اور اعلیٰ سیرت کا زبردست ثبوت ہے۔ مفتری کو کب یہ جرأت ہو سکتی ہے۔ کہ لوگوں کو بلائے۔ کہ آؤ اور میری صحبت میں رہ کر آسمانی نشان دیکھو۔ جس طریق پر اور جس زور سے یہ دعوت دی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ دعوت دینے والا اپنی صداقت اور تائید ایزدی پر کامل یقین رکھتا ہے۔ اور واقعہ بھی یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس دعوت پر قادیان آئے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے انوار کے عینی گواہ بن گئے۔ اور بجز شقی ازلی کوئی ایسا شخص نہیں تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں حاضر ہوا۔ اور اُسے آسمانی مائدہ سے غذا کھانے کا موقعہ نہ ملا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا یہ دلکش اور دلربا پہلو بہت بڑی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اور اس کے ہزاروں چشمدید گواہ ہیں۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ کوئی شخص اپنی کمزوری کے باعث سلسلہ احمدیہ کے کڑے امتحانوں میں کامیاب ہونے کی جرأت نہ کرتے ہوئے اس سعادت سے محروم رہا ہو۔ مگر اس میں قطعاً کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ جو نظر بھی بے لوث طور پر اس معصوم چہرہ پر پڑی۔ اور جس کان نے بحضور قلب اس دہن مبارک کے کلمات طیبہ کو سنا۔ وہ یہ پکارنے پر مجبور تھا۔

"ان وجهه ليس بوجه كذاب"۔ کہ یقیناً یہ منہ کسی کاذب کا منہ نہیں ہو سکتا۔

**دوم** - دوسری بات سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں میں ایک تابعی ہونے کی حیثیت میں صحابہ مسیح موعودؑ کی زندگیوں کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں - یہ بزرگ اس درخت کے پھل ہیں - اور اس مقدس مسیحا کے تربیت یافتہ شاگرد۔ یہ لوگ بھی احمدیت سے پیشتر عوام الناس میں سے تھے - لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے انفاس طیبہ سے انہیں کندن بنا دیا - وہ بیمار تھے۔ اور حضرت احمد علیہ السلام کے دست شفا بخش پر شفایاب ہوئے - بلکہ پھر وہ دنیا کے لئے شفا دہندہ ثابت ہوئے - انہی لوگوں کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا ؎

وقد اقتضت زفرات مرضی مقدمی
تحضرت حمالاً کثووش شفاء

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ وہ وجود ہیں - جو بعد کے لوگوں کے لئے انوار مسیحائی کے حامل اور خُلق احمدی کا نمونہ ہیں - ان کی ذمہ واری نہایت اہم ہے۔ مگر ان کا اجر بہت بڑا ہے -

میں سینکڑوں صحابہ سے ملا ہوں - انکی زندگیوں کو دیکھا ہے - ان پر تنگی اور عُسر کے زمانہ کو بھی آزمایا ہے - ان کی دوسری پاکیزہ شمائل کے علاوہ ان کی ایک بڑی خوبی ان کا قضا و قدر پر راضی ہونا ہے - اس ضمن میں بھی سینکڑوں واقعات ہیں - سب کا اثر اور نتیجہ یہی تھا اور ہے - کہ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے فیصلہ پر راضی ہیں - اس کی تقدیر سے ناخوش نہیں - مصائب اور مشکلات کا نہ آنا صادقوں کی علامت نہیں - بلکہ صادق کی علامت مصیبت پر صابر و شاکر ہونا ہے - اور یہ علامت حضرت مسیح موعودؑ کے ہر صحابی میں پائی جاتی ہے - نا معلوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں میں کس قدر زبردست ایمان اور توکل پیدا کر دیا تھا کہ کسی قسم کی آفت یا حادثہ ان کے پائے استقلال میں کسی طرح کی جنبش پیدا نہ کر سکتا تھا - میرے مرحوم والد حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی میرے بچپن سے ہی اس حقیقت کو آشکار کرتی رہی ہے - میں ان کا پہلا بچہ تھا - اور بہت دعاؤں کے بعد پیدا ہوا تھا - انہیں مجھ سے بے حد پیار تھا - اور مجھے یاد نہیں - کہ انہوں نے میری کسی خواہش کو بھی رد کیا ہو - جب وہ مجھے قادیان تعلیم کے لئے لائے - میری عمر کوئی دس گیارہ سال کی ہو گی - یہ ایک لمبی داستان ہے - اس عرصہ میں میں قادیان میں ایک مرتبہ سخت بیمار ہوا - اور مجھے خیال ہوا - کہ میں مرنے والا ہوں - اس خیال سے بچپن کے حالات کے ماتحت میں نے بہت بے چینی پر مشتمل خط لکھا - کہ آپ فوراً آ جائیں - وہ کسی مجبوری کے ماتحت فوراً نہ آ سکتے تھے - ان کا خط آیا - کہ میں جلد آنے کی کوشش کر رہا ہوں - دعا کرتا ہوں - کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت و عمر بخشے - اس قدر گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ کو یاد ہے - کہ ہم لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر راضی بالقضاء رہنے کا عہد کیا ہوا ہے -

حضرت والد صاحب مرحومؓ کے خط کا آخری حصہ میرے بچپن کی وجہ سے مجھے اس وقت بے التفاتی پر مشتمل نظر آیا - اور میں نے خیال کیا - کہ ان کو اب مجھ سے وہ محبت نہیں رہی - میرا یہ خیال سراسر نادانی پر مبنی تھا - وہ غالباً تیسرے دن قادیان پہنچ گئے - اور جو وہ میرے لئے کر سکتے تھے - اس سے بڑھ کر انہوں نے کیا - جزاہ اللہ خیر الجزاء - وہ دن گذر گئے - مگر یہ نقش میرے دل میں میخ آہنی کیطرح گڑ گیا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے دل میں کس قدر ایمان ہے - بارہا ایسے موقعے آئے ہیں - کہ میں نے باوجود ظاہری علم میں زیادہ ہونے کے، قادیان میں تعلیم پانے کے اُن کے اخلاص، تقویٰ اور قوت ایمان کو دیکھ کر سخت شرمندگی محسوس کی ہے - بلکہ آج بھی اپنے آپ کو بہت ناکارہ محسوس کرتا ہوں یہ واقعہ ایک ادنیٰ مثال ہے

سینکڑوں صحابہ کے حالات و واقعات میرے سامنے ہیں - اور خود حضرت والد صاحبؓ کی زندگی کے ایسے واقعات ہیں - جن سے میں حیران ہوں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کس قدر زبردست تھی - اور کس طرح حضور کی چند روزہ صحبت انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے - دل چاہتا ہے - کہ الحکم کے ذریعہ تابعین صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات قلمبند کرائے جائیں - کیونکہ زمانہ بہت جلد جلد ان پاکبازوں کو ہم سے جدا کر رہا ہے - اور یہ نیک لوگ خود اس محبوب کے چلے جانے کے بعد اس دُنیا کو سُونی پاتے ہیں - اللہ تعالیٰ مجھے اور دیگر تابعین کو اس تجویز پر عمل کرنے کی توفیق بخشے - آمین -

خلاصہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر تحدّی دعوت برائے رہائش قادیان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں میں غیر معمولی انقلاب اور روح پرور ترقی آج بھی سیرت مسیح موعودؑ کا کھُلا ورق ہے - مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے اس بدر کامل کو دیکھا - اور مبارک ہیں وہ کان جنہوں نے سروش حق کو سُنا - اور مبارک ہیں وہ دل جو اس شراب طہور کے حامل ہوئے - اللھم ارحمنا وایاھم واحشرنا مع الصالحین السابقین بالخیرات - آمین؛

# تحریک جدید میں پانچسالہ قربانی کرنیوالوں کی فہرست

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار والی کامل سپاہیوں کی فوج میں شامل ہونیوالے احباب کو یہ بات بھولنی نہیں چاہیئے - کہ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید ایک ایسی پانچ سالہ فہرست تیار کر رہا ہے جس میں پانچوں سال کا وعدہ اور وصولی دکھائی جائیگی - اور وہ فہرست حسب معمول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد اخبار میں شائع کر دی جائیگی - اور جس اخبار میں یہ فہرست شائع ہو گی - اگر وہ اخبار کا خریدار نہیں - تو تحریک جدید کی طرف سے وہ اخبار کا پرچہ اس کو پہنچا دیا جائے گا - انشاء اللہ - مگر اس پانچ سالہ فہرست میں انہی لوگوں کے نام حضور کی خدمت میں پیش ہو کر شائع ہوں گے - جو اپنے سال پنجم کے وعدہ کو سو فیصدی پورا کر دیں گے - اور اور اگر کسی کے ذمہ گذشتہ سالوں کا چندہ بھی واجب ہے - اور اس کے سہولت سے ادا کرنے کے لئے اس نے دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے تصفیہ کر لیا ہے - اُن کے نام بھی اس میں شائع کر دیئے جائیں گے -

پس تحریک جدید کی قربانیاں کرنیوالوں کو اپنا وعدہ جلد از جلد پورا کرنا چاہیئے - اور وہ ان قربانیوں کے ایام کو نہایت غنیمت سمجھیں - اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے یہ موقعہ عطا فرمایا ہے - جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں - جن کا موقعہ ہمیشہ ملتا رہتا ہے - لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے - جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں - وہ ندامت کا شکار ہوتے ہیں - مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی - پھر کیوں نہ انسان ندامت سے پہلے اپنے لئے زادِ راہ پیدا کر لے"

"لوگ اولادوں کیلئے تڑپتے ہیں کہ شاید ان سے نیک نام باقی رہے - مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ وار کون ہو سکتا ہے - مگر تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہ تعالیٰ ضمانت ہے - اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے - خدا تعالیٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنیوالا بنا دے"

پس دوستوں کو اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے کی طرف پوری پوری توجہ کرنی چاہیئے - والسلام

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن کے قلم سے

(۱)

آپ نہایت رؤف رحیم تھے۔ مہمان نواز تھے اشجع الناس تھے۔ ابتلاؤں کے وقت جب لوگوں کے دل بیٹھ جاتے تھے۔ آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو۔ چشم پوشی۔ فیاضی۔ دیانت۔ خاکساری۔ صبر۔ شکر۔ استغناء۔ حیا۔ غض بصر۔ عفت۔ محنت۔ قناعت۔ وفاداری۔ بے تکلفی۔ سادگی۔ شفقت۔ ادب الٰہی۔ ادب رسولؐ و بزرگان دین۔ حلم۔ میانہ روی۔ ادائیگی حقوق۔ ایفائے وعدہ۔ چستی۔ ہمدردی۔ اشاعت دین۔ تربیت۔ حسن معاشرت۔ مال کی نگہداشت۔ وقار۔ طہارت۔ زندہ دلی۔ مزاح۔ رازداری۔ غیرت۔ احسان۔ حفظ مراتب۔ حسن ظنی۔ ہمت۔ اور اولوالعزمی۔ خودداری۔ خوش روئی اور کشادہ پیشانی کظم غیظ۔ کف ید و کف اللسان۔ ایثار۔ معمور الاوقات ہونا۔ انتظام۔ اشاعت علم و معرفت۔ خدا اور اس کے رسولؐ کا عشق۔ کامل اتباع رسول۔ یہ مختصراً آپ کے اخلاق و عادات تھے۔

(۲)

آپ میں ایک مقناطیسی جذب تھا۔ ایک عجیب کشش تھی۔ رعب تھا برکت تھی۔ موانست تھی۔ بات میں اثر تھا۔ دعا میں قبولیت تھی۔ خدام پروانہ وار حلقہ باندھکر آپ کے پاس بیٹھتے تھے۔ اور دلوں سے زنگ خود بخود دھل جاتا تھا۔

(۳)

بے صبری۔ کینہ۔ حسد۔ ظلم۔ عداوت گندگی۔ حرص دنیا۔ بدخواہی۔ پردہ دری۔ غیبت۔ کذب۔ بے حیائی۔ ناشکری۔ تکبر۔ کم ہمتی۔ بخل۔ ترشروئی و کج خلقی۔ بزدلی۔ چالاکی۔ فحشاء۔ بغاوت۔ عجز۔ کسل۔ ناامیدی۔ تفاخر ناجائز۔ دل دکھانا۔ استہزاء اور تمسخر۔ بدظنی۔ بے غیرتی۔ تہمت لگانا۔ دھوکا۔ اسراف۔ تبذیر۔ بے احتیاطی۔ چغلی۔ لگائی بجھائی۔ بے استقلالی۔ لجاجت۔ بے وفائی۔ لغو حرکات یا فضولیات میں انہماک ناجائز بحث و مباحثہ۔ پرخوری۔ کن رسی۔ افشائے عیب۔ گالی۔ ایذارسانی۔ سفلہ پن۔ ناجائز طرفداری۔ خود بینی۔ کسی کے دکھ میں خوشی محسوس کرنا۔ وقت کو ضائع کرنا۔ ان باتوں سے آپ کوسوں دور بھاگتے تھے۔

(۴)

آپ فصیح و بلیغ تھے۔ نہایت عقلمند تھے۔ دوراندیش تھے۔ سچے تارک الدنیا تھے۔ سلطان القلم تھے۔ اور حسب ذیل باتوں میں آپ کو خاص خصوصیت تھی۔ خدا اور اس کے رسولؐ کا عشق۔ شجاعت۔ محنت۔ توحید و توکل علی اللہ۔ مہمان نوازی۔ خاکساری۔ اور نمایاں پہلو آپ کے اخلاق کا یہ تھا۔ کہ کسی کی دل آزاری کو نہایت ہی ناپسند فرماتے تھے۔ اگر کسی دوسرے کو بھی ایسا دیکھ پاتے۔ تو منع کرتے۔

(۵)

آپ نماز باجماعت کی پابندی کرنیوالے تہجد گزار۔ دعا پر بے حد یقین رکھنے والے۔ سوائے مرض یا سفر کے ہمیشہ روزہ رکھنے والے۔ سادہ عادات والے۔ سخت مشقت برداشت کرنے والے اور ساری عمر جہاد میں گذارنے والے تھے۔

(۶)

آپ نے انتقام بھی لیا ہے۔ آپ نے سزا بھی دی ہے۔ آپ نے جائز سختی بھی کی ہے۔ تادیب بھی فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ تادیباً بعض دفعہ بچہ کو مارا بھی ہے۔ ملازموں کو یا بعض غلط کار لوگوں کو نکال بھی دیا ہے۔ تقریر و تحریر میں سختی بھی کی ہے۔ عزیزوں سے قطع تعلق بھی کیا ہے۔

بعض خاص صورتوں میں توریہ کی اجازت بھی دی ہے۔ بعض وقت سلسلہ کے دشمنوں کی پردہ دری بھی کی ہے۔ (مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی کے مہدی کے انکار کا خفیہ پمفلٹ) بددعا بھی کی ہے۔

مگر اس قسم کی ہر ایک بات ضرورتاً اور صرف رضائے الٰہی اور دین کے مفاد کے لئے کی ہے نہ کہ ذاتی غرض سے۔ آپ نے جھوٹے کو جھوٹا کہا۔ جنہیں لئیم یا زنیم لکھا وہ واقعی لئیم یا زنیم تھے۔ اور جن مسلمانوں کو غیر مسلم لکھا۔ وہ واقعی غیر مسلم بلکہ اسلام کے حق میں غیر مسلموں سے بڑھکر تھے۔

مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آپ کے رحم اور عفو اور نرمی اور حلم والی صفات کا پہلو بہت غالب تھا۔ یہاں تک کہ اس کے غلبہ کی وجہ سے دوسرا پہلو عام حالات میں نظر بھی نہیں آتا تھا۔

آپ کو کسی نشے کی عادت نہ تھی۔ کوئی لغو حرکت نہ کرتے تھے۔ کوئی لغو بات نہ کیا کرتے تھے۔ خدا کی عزت اور دین کی غیرت کے آگے کسی کی پروا نہیں کرتے تھے۔ آپ نے ایک دفعہ علانیہ ذب تہمت بھی کیا۔ ایک مرتبہ دشمن پر مقدمہ میں خرچہ پڑا۔ تو آپ نے اس کی درخواست پر اسے معاف کردیا۔ ایک فریق نے آپ کو قتل کا الزام لگا کر پھانسی دلانا چاہا۔ مگر حاکم پر حق ظاہر ہوگیا۔ اور اس نے آپکو کہا۔ کہ آپ ان پر قانوناً دعویٰ کرکے سزا دلا سکتے ہیں۔ مگر آپ نے درگذر کیا۔ آپ کے وکیل نے آپ کے دشمن پر اس کے نسب کے متعلق جرح کرنی چاہی۔ مگر آپ نے اُسے روکدیا۔

غرضیکہ آپ نے اخلاق کا وہ پہلو دنیا کے سامنے پیش کیا جو معجزانہ تھا۔ سراپا حسن تھے سراسر احسان تھے۔ اور کسی شخص کا مثیل آپکو کہا جا سکتا ہے۔ تو وہ صرف محمد الرسول اللہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور بس ؂

آپکے اخلاق کے اس بیان کے وقت قریباً ہر خلق کے متعلق میں نے دیکھا۔ کہ میں اسکی مثال بیان کرسکتا ہوں یہ نہیں کہ میں نے یونہی کہدیا ہے۔ میں نے آپکو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اسوقت غایب ہوئے جب میں ۲۷ سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خلیق، آپ سے زیادہ بزرگ آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے۔ جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی۔ اور اُسے شاداب کرگئی۔ اگر حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی۔ کہ "کان خلقہ القراٰن" تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے۔

کان خلقہ حب محمد واتباعہٗ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۵ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے واقعات کو سن وار جمع فرمایا ہے۔ ناظرین کے علم کے لئے یہ قیمتی معلومات وہاں سے لے کر درج اخبار کرتا ہوں ۔ (ایڈیٹر)

۱۸۳۶ یا ۱۸۳۷ء ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۸۴۲ یا ۱۸۴۳ء ابتدائی تعلیم از منشی فضل الٰہی صاحب

۱۸۴۶ یا ۱۸۴۷ء صرف نحو کی تعلیم از مولوی فضل الٰہی صاحب

۱۸۵۲ یا ۱۸۵۳ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی شادی (غالباً)

۱۸۵۳ یا ۱۸۵۴ء نحو و منطق و حکمت کی تعلیم از مولوی گل علی شاہ صاحب اور اس زمانہ کے قریب بعض کتب طب اپنے والد ماجد سے۔

۱۸۵۵ یا ۱۸۵۶ء ولادت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (غالباً)

۱۸۵۷ یا ۱۸۵۸ء ولادت میرزا فضل احمد صاحب (غالباً)

۱۸۶۴ یا ۱۸۶۵ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں آنحضرتؐ کی زیارت اور اشارات ماموریت

۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ایام ملازمت بمقام سیالکوٹ

۱۸۶۸ یا ۱۸۶۹ء مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ بعض مسائل میں مباحثہ کی تیاری۔ اور الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (جو غالباً سب سے پہلا الہام ہے)

۱۸۷۵ یا ۱۸۷۶ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آٹھ یا نو ماہ تک لگاتار روزے رکھنا۔ (غالباً)

۱۸۷۶ء تعمیر مسجد اقصیٰ۔ الہام "الیس اللّٰہ بکاف عبدہ" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد کا انتقال۔

۱۸۷۷ء اخبارات میں مضامین بھجوانے کا آغاز (غالباً) مقدمہ از جانب محکمہ ڈاکخانہ (غالباً) سفر سیالکوٹ۔

۱۸۷۸ء انعامی مضمون رقمی صمار صد روپیہ بمقابلہ آریہ سماج۔ تیاری تصنیف براہین احمدیہ۔

۱۸۷۹ء ابتداء تصنیف براہین احمدیہ و اعلان بیعت

۱۸۸۰ء اشاعت حصہ اول و حصہ دویم براہین احمدیہ

۱۸۸۲ء اشاعت حصہ سوم براہین احمدیہ و الہام ماموریت (قل انی امرت و انا اول المومنین)

۱۸۸۳ء وفات میرزا غلام قادر صاحب برادر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۱۸۸۴ء اشاعت حصہ چہارم براہین احمدیہ۔ اشتہار اعلان دعویٰ مجددیت و اشتہار برائے دکھلانے نشان آسمانی۔ تعمیر مسجد مبارک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کرتے پر سرخ چھینٹے پڑنے کا نشان۔ نکاح حضرت ام المومنین بمقام دہلی۔

۱۸۸۵ء لیکھرام کا قادیان آنا۔ قادیان کے آریوں کے ساتھ نشان آسمانی دکھانے کی قرارداد۔

۱۸۸۶ء چلہ ہوشیارپور = الہام درباره مصلح موعود۔ مناظرہ ماسٹر مرلی دھر بمقام ہوشیارپور۔ ولادت عصمت۔ تصنیف و اشاعت سرمہ چشم آریہ۔

۱۸۸۷ء تصنیف و اشاعت شحنۂ حق۔ ولادت بشیر اول۔

۱۸۸۸ء پیشگوئی درباره مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری و نکاح محمدی بیگم۔ وفات بشیر اول۔ اشتہار اعلان بیعت۔

۱۸۸۹ء ولادت حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔ بیعت اولیٰ بمقام لدھیانہ۔ سفر علی گڑھ۔

۱۸۹۰ء تصنیف فتح اسلام و توضیح مرام۔

۱۸۹۱ء سفر لدھیانہ۔ اشاعت فتح اسلام و توضیح مرام۔ اعلان دعویٰ مسیحیت۔ دعوت بنام مخالف علماء۔ مناظرہ مولوی محمد حسین بٹالوی بمقام لدھیانہ۔ (الحق لدھیانہ) سفر دہلی۔ تیاری مناظرہ مولوی نذیر حسین دہلوی بمقام جامع مسجد دہلی ۔ مناظرہ مولوی محمد بشیر بھوپالوی بمقام دہلی۔ (الحق دہلی) سفر پٹیالہ۔ ولادت شوکت۔ وفات عصمت۔ تصنیف و اشاعت ازالہ اوہام۔ اعلان دعویٰ مہدویت۔ طلاق زوجہ اول۔ فتویٰ کفر۔ تصنیف و اشاعت آسمانی فیصلہ۔ پہلا سالانہ جلسہ۔

۱۸۹۲ء سفر لاہور۔ مناظرہ مولوی عبد الحکیم کلانوری بمقام لاہور۔ سفر سیالکوٹ۔ سفر جالندھر۔ وفات شوکت۔ تصنیف و اشاعت نشان آسمانی۔ موت میرزا احمد بیگ ہوشیارپوری۔ ابتداء تصنیف آئینہ کمالات اسلام۔

۱۸۹۳ء بقیہ تصنیف آئینہ کمالات اسلام۔ قادیان میں پریس کا قیام۔ دعوت مباہلہ بنام مخالفین۔ مخالفین کو آسمانی نشان دکھانے کی دعوت۔ لیکھرام کے متعلق پیشگوئی میعادی چھ سال۔ عربی میں مقابلہ کی دعوت۔ تصنیف و اشاعت حجۃ الاسلام و سچائی کا اظہار۔ مناظرہ آتھم بمقام امرتسر و پیشگوئی درباره آتھم (جنگ مقدس) مباہلہ عبد الحق غزنوی بمقام امرتسر۔ تصنیف و اشاعت تحفہ بغداد و کرامات الصادقین و شہادت القرآن۔

۱۸۹۴ء تصنیف و اشاعت حمامۃ البشریٰ۔ نشان کسوف و خسوف۔ و اشاعت نور الحق و اتمام الحجۃ و سر الخلافہ۔ آتھم کی میعاد گذر جانے اور آتھم کے بوجہ رجوع الی الحق کے نہ مرنے پر مخالفین کا شور و استہزاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جوابی اشتہارات۔ تصنیف و اشاعت انوار الاسلام۔

۱۸۹۵ء ولادت میرزا شریف احمد صاحب۔ تصنیف منن الرحمٰن۔ اس تحقیق کے متعلق کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ تصنیف و اشاعت نور القرآن۔ سفر ڈیرہ بابا نانک۔ تصنیف و اشاعت ست بچن۔ بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کی تحقیق کا اعلان۔ مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر واقعہ سرینگر کی تحقیق کا اعلان۔ تصنیف و اشاعت آریہ دھرم۔

**۱۸۹۶ء** تحریک تعطیل جمعہ - موت آتھم - ابتداء تصنیف انجام آتھم - تصنیف و اشاعت اسلامی اصول کی فلاسفی - نشان جلسہ اعظم مذاہب لاہور -

**۱۸۹۷ء** اشاعت انجام آتھم - مخالف علماء کو نام لیکر مباہلہ کی دعوت - موت لیکھرام - ولادت مبارکہ بیگم - تلاشی مکانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام - تصنیف و اشاعت استفتاء و سراج منیر و تحفہ قیصریہ و حجۃ اللہ و محمود کی آمین و سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - قادیان میں ترکی قونصل کی آمد - مقدمہ اقدام منجانب پادری مارٹن کلارک - مقدمہ انکم ٹیکس - الحکم کا اجراء امرتسر سے - سفر ملتان برائے شہادت - میموریل بخدمت وائسرائے ہند برائے اصلاح مذہبی مناقشات - ابتدائے تصنیف کتاب البریہ - تجویز قیام مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان -

**۱۸۹۸ء** قیام مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان - اشاعت کتاب البریہ - پنجاب میں طاعون پھیلنے کی پیشگوئی - الحکم کا اجراء قادیان سے - تصنیف فریاد درد - تصنیف و اشاعت ضرورۃ الامام - تصنیف نجم الہدیٰ - تصنیف و اشاعت راز حقیقت و کشف الغطاء - جماعت کے نام رشتہ ناطہ اور غیر احمدیوں کی امامت میں نماز پڑھنے کے متعلق احکام - تصنیف ایام الصلح -

**۱۸۹۹ء** اشاعت ایام الصلح - مقدمہ ضمانت بجائے حفاظت امن منجانب مولوی محمد حسین بٹالوی - تصنیف و اشاعت حقیقۃ المہدی - تصنیف مسیح ہندوستان میں - ولادت مبارک احمد - تصنیف و اشاعت ستارہ قیصرہ - جماعت میں عربی کی تعلیم کے لئے سلسلہ اسباق جاری کرنا - تصنیف تریاق القلوب -

**۱۹۰۰ء** مسجد مبارک کے رستہ میں مخالفین کی طرف سے دیوار کا کھڑا کرایا جانا - تصنیف تحفہ غزنویہ - خطبہ الہامیہ بر موقعہ عید الاضحیٰ - بشپ آف لاہور کو مقابلہ کا چیلنج - تجویز عمارت منارۃ المسیح - فتویٰ ممانعت جہاد - تصنیف و اشاعت رسالہ جہاد - تصنیف لجۃ النور - ابتداء تصنیف تحفہ گولڑویہ - تصنیف و اشاعت اربعین - جماعت کا نام احمدی رکھا جانا -

**۱۹۰۱ء** بقیہ تصنیف تحفہ گولڑویہ - تصنیف خطبہ الہامیہ - تصنیف و اشاعت اعجاز المسیح - بشیر و شریف و مبارکہ کی آمین - مقدمہ دیوار و انہدام دیوار -

**۱۹۰۲ء** رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی اجراء - تصنیف و اشاعت دافع البلاء و الہدیٰ - تصنیف نزول المسیح - اشاعت تحفہ گولڑویہ و تحفہ غزنویہ و خطبہ الہامیہ و تریاق القلوب - البدر کا قادیان سے اجراء - نکاح خاکسار میرزا بشیر احمد - نکاح و شادی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی - تصنیف و اشاعت کشتی نوح و تحفہ ندوہ - و مناظرہ مابین مولوی سید سرور شاہ صاحب و مولوی ثناء اللہ امرتسری بمقام مُدضلع امرتسر - تصنیف و اشاعت اعجاز احمدی و ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی - مولوی ثناء اللہ کا قادیان آنا -

**۱۹۰۳ء** تصنیف و اشاعت مواہب الرحمٰن - سفر جہلم برائے مقدمہ مولوی کرم الدین - تصنیف و اشاعت نسیم دعوت و سناتن دھرم - منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ کا رکھا جانا - طاعون کا پنجاب میں زور - اور بیعت کی کثرت کا آغاز - ولادت امۃ النصیر - مقدمہ مولوی کرم الدین گورداسپور میں - شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید بمقام کابل - تصنیف و اشاعت تذکرۃ الشہادتین و سیرۃ الابدال - وفات امۃ النصیر -

**۱۹۰۴ء** مقدمہ مولوی کرم الدین گورداسپور میں - سفر لاہور اور لیکچر لاہور - سفر سیالکوٹ اور لیکچر سیالکوٹ - اعلان دعویٰ مثیل کرشن - ولادت امۃ الحفیظ بیگم - فیصلہ مقدمہ مولوی کرم الدین ماتحت عدالت میں -

**۱۹۰۵ء** مقدمہ مولوی کرم الدین کا فیصلہ عدالت اپیل میں - بڑا زلزلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باغ میں جاکر قیام کرنا - تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم - الحکم کا بدر میں تبدیل ہونا - وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب - وفات مولوی برہان الدین صاحب جہلمی - تجویز قیام مدرسہ احمدیہ قادیان - سفر دہلی و قیام لدھیانہ و امرتسر - و لیکچر ہر دو مقامات - الہامات قرب وصال - تصنیف و اشاعت الوصیۃ - تجویز قیام مقبرہ بہشتی -

**۱۹۰۶ء** اشاعت ضمیمہ الوصیت - ابتداء انتظام مقبرہ بہشتی - قیام صدر انجمن احمدیہ قادیان - تصنیف و اشاعت چشمہ مسیحی - تصنیف تجلیات الٰہیہ - شادی خاکسار - (حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے) ولادت نصیر احمد پسر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی - تشحیذ الاذہان کا اجراء -

**۱۹۰۷ء** تصنیف و اشاعت قادیان کے آریہ اور ہم - ہلاکت اراکین اخبار شبھ چنتک قادیان - ہلاکت ڈوئی - ہلاکت سعد اللہ لدھیانوی - تصنیف و اشاعت حقیقۃ الوحی - ولادت امۃ السلام دختر (حضرت) میرزا بشیر احمد (صاحب) نکاح (صاحبزادہ) مبارک احمد صاحب - وفات (صاحبزادہ) مبارک احمد - توسیع مسجد مبارک - نکاح میرزا شریف احمد صاحب - نکاح مبارکہ بیگم صاحبہ - جلسہ وچھووالی لاہور و مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام -

**۱۹۰۸ء** تصنیف و اشاعت چشمہ معرفت - فنانشل کمشنر پنجاب کا قادیان آنا - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات - سفر لاہور - رؤساء کو تبلیغ بذریعہ تقریر - تصنیف لیکچر پیغام صلح - الہام درباره قرب وصال - وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمقام لاہور - قیام خلافت و بیعت خلافت بمقام قادیان - تدفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمقام قادیان ؎

# الہامات اور کشفی نظارے

## ایک اہم کتاب کی تصنیف

مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر ایک اہم کتاب تصنیف کرنیکا عزم کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ جیسے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک وحی میں فرمایا۔

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کو پاکیزہ الہامات اور رویائے صادقہ اور کشوف کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی رہنمائی فرمائی اور اسطرح انکے ایمان کو اپنی وحی کی قوت سے اسقدر راسخ کر دیا کہ وہ ایک پہاڑ کی طرح مضبوط ہو گیا۔ ایسے احباب کے الہامات - رویائے صادقہ اور کشوف کو وہ ایک کتاب کے ذریعے جمع کرنا چاہتے ہیں - تاکہ دوسرے لوگوں کی راہنمائی کے علاوہ الہام مندرجہ بالا کی سچائی پر ایک دلیل واضح ثابت ہو سکے -

احباب کو مولوی صاحب کی اس کار خیر میں مدد کرنی چاہیئے - اور اپنے اپنے الہامات وغیرہ لکھکر انکو ارسال کرنے چاہئیں -

**بعض شرائط:** - مگر اسمیں بعض شرائط یہ ہیں (۱) لکھنے والے اصحاب اسے موکد بقسم لکھیں (۲) ایک ہی قلم اور ایک ہی سیاہی سے لکھیں (۳) اگر کبھی اس خواب، الہام یا کشف کو پہلے کسی کے سامنے بیان کیا ہو تو اسکی شہادت بھی درج کریں (۴) یہ خواب کب اور کس عمر میں ہوا تھا - (۵) اپنی ولدیت، قومیت اور رہائش بھی لکھا جائے ؎ (خط و کتابت بنام مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندانی حالات

مرتبہ شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغلوں کی مشہور قوم برلاس میں سے تھے۔ خود حضور نے اپنی متعدد کتب میں اس امر کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسے حضور کتاب البریہ صفحہ ۱۳۴ میں فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے"

برلاس قوم میں تیمور جیسے نامور فاتح اور صاحب عزم و استقلال بادشاہ گذرے ہیں۔

**قراچار** برلاس قوم کا مورث اعلیٰ قراچار نامی ایک شخص تھا۔ جو چھٹی صدی ہجری میں ہو گذرا ہے۔ یہ شخص نہایت نیک طینت، پاک منش اور خدا پرست تھا۔

جان ملکم اور مارخم جیسے متعصب مورخین نے بھی قراچار کی بڑی تعریف کی ہے۔ قراچار چغتائی کا وزیر تھا۔ مگر اسکی شجاعت اور بہادری کی وجہ سے اُسے سول وزارت سے علیحدہ کرکے وزیر جنگ اور سپہ سالاری کے منصب پر فائز کیا گیا۔ قراچار بیک وقت صاحب قلم و صاحب السیف تھا۔ یہ خوبی اس خاندان میں بدستور آج تک یکساں چلی آتی ہے۔ کہ وہ تدبر و سیاست کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے حربی انسان بھی ہوتے ہیں۔

قراچار نے اپنی قوم برلاس کو سمرقند کے جنوب کی طرف تخمیناً ۳۰ میل کے فاصلے پر شہر کش میں آباد کیا تھا۔

قراچار کے پوتے برقال کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کا نام طراغے تھا۔ اور دوسرے کا نام حاجی برلاس تھا۔ یہ دونوں شخص اپنے زمانے میں اپنے تقویٰ و طہارت کیوجہ سے بے نظیر جانے جاتے تھے۔ شاہنشاہ تیمور طراغے کا بیٹا تھا جس کیوجہ سے دنیا کی تاریخ میں عظیم الشان انقلاب آیا۔

**حاجی برلاس** حاجی برلاس جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اجداد اعلیٰ میں سے ایک بزرگ تھے۔ اپنے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے اور اپنی جود و کرم کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ اور جیسے ان کا مقام تقویٰ و طہارت کی وجہ سے بلند تھا۔ ویسے ہی انکی حرم محترم حلیمہ خاتون اپنی نیکی، پارسائی اور رحم دلی کی وجہ سے بہت بڑی شہرت رکھتی تھیں۔ کش کی حکومت حاجی برلاس کے قبضہ میں تھی۔ مگر جب تیمور نے قوت پکڑی۔ تو اُس نے اپنے چچا حاجی برلاس کو بھی کش سے نکالدیا۔ تو انہوں نے خراسان میں آکر پناہ لی۔ اور وہیں اپنی وفات تک رہے۔

اگرچہ تیمور نے بعد میں خراسان کا علاقہ فتح کرکے اپنے چچا کی اولاد کو جاگیر میں دیدیا۔ ایک لمبے عرصے تک یہ خاندان نہایت اطمینان کی زندگی اپنی جاگیر میں بسر کرتا رہا۔

## میرزا ہادی بیگ

میرزا ہادی بیگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے مورث اعلیٰ تھے۔ وہ خراسان میں پیدا ہوئے۔

میرزا ہادی بیگ علیہ الرحمۃ علم فضل اور تفقہ فی الدین اور انتہائی فیاضی اور شجاعت، عدل اور علم دوستی کیوجہ سے اپنی قوم اور رعایا میں ممتاز اور مشار الیہ تھے۔ مگر بعد میں کیا تقلبات ہوئے جن کی وجہ سے ایک معزز و ممتاز صاحب حکومت شخص کو ملک و وطن کو الوداع کہنی پڑی۔ اس سے تاریخ بالکل خاموش ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بزرگوں کی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:-

"مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے ہمارے بزرگ سمرقند سے اس ملک میں آئے۔ مگر کاغذات سے یہ پتہ ملتا ہے۔ کہ اس ملک میں بھی وہ معزز امراء اور خاندان والیان ملک میں سے تھے اور انہیں کسی قومی خصومت اور تفرقہ کی وجہ سے اس ملک کو چھوڑنا پڑا۔"

بہرحال میرزا ہادی بیگ صاحب کو بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر اپنے ملک سے ہجرت کرنی پڑی۔ اور ایک لمبا سفر کرتے ہوئے ہندوستان میں وارد ہوئے۔ آپ کے ساتھ دو سو آدمی کا قافلہ تھا۔ جن میں خود ان کے خاندان کے لوگوں کے سوا۔ خدم و حشم کا ایک بڑا گروہ تھا۔ جو پُرخطر جنگلوں کو طے کرتے ہوئے اور پہاڑوں کو عبور کرتے ہوئے پنجاب میں آئے۔ پنجاب میں بھی انکو کوئی جگہ پسند نہ آئی۔ بالآخر دریائے بیاس کے قریب ایک جنگل میں اُتر پڑے۔ گرد و نواح کا علاقہ اپنے تصرف میں لاکر ایک مقام اپنے مکان اور قلعہ کے لئے تجویز کر لیا۔ اور اس کا نام

اسلام پور رکھا۔

**قادیان کی تعمیر** اس نام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرزا ہادی بیگ کے دل میں کس قدر اسلام کی محبت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتے۔ تو اس کا نام ہادی پورہ یا برلاس پورہ رکھ لیتے۔ مگر انکی مذہبی روح اور دینداری نے پسند نہ کیا۔ کہ وہ کوئی ایسا نام تجویز کرتے۔ یہ علاقہ جسمیں اسلام پور آباد کیا گیا تھا۔ ماجھا کہلاتا تھا۔ اور اس ماجھے کے علاقے کا رقبہ طولاً ساٹھ کوس تک ممتد تھا۔

اسلام پور کے گرد و پیش اور بھی دیہات آباد ہونے لگے۔ اور اس بزرگ انسان کی نیک چلنی حسن اخلاق، دینداری اور اسلامی غیرت و محبت کا تمام گرد و نواح میں ایک شہرہ عام ہو گیا۔ اس خاندان کی قوت و شجاعت کی ہیبت نے ایسے سامان پیدا کر دئے۔ کہ اس سارے علاقہ پر اسی خاندان کی حکومت قائم ہو گئی۔ اور اس طرح وہ خاندان شاہی خراسان سمرقند سے نکل کر پھر ایک چھوٹی سی جدید حکومت کا بانی ہوا۔ اور اسلام پور جو پہلے مہاجرین کی ایک بستی کا نام تھا۔ وہ اب اس سارے علاقے کا صدر مقام قرار پایا۔ اور چونکہ یہ جگہ صدر عدالت کا بھی مقام تھا۔ اس لئے اسی جگہ کو

اسلام پور قاضی ماجھی کہا جانے لگا۔

ماجھے کے عام لوگ اتنا طویل نام استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے آہستہ آہستہ اسلام پور محذوف ہو گیا۔ اور صرف قاضی ماجھی کہلایا جانے لگا۔ اور چونکہ لوگ اختصار پسند ہوتے ہیں۔ اس لئے قاضی ماجھی کی بجائے بھی صرف قاضی مشہور ہو گیا۔

مگر جلد اس میں بھی مزید تبدیلی ہوئی۔ اور وہ یہ کہ ض کا تلفظ د کے رنگ میں استعمال ہونے لگا یعنی

قاضی کی بجائے **قادی**

اور قادی سے **قادیان** ہو گیا۔

قادیان ۳۲ درجے طولانی خط استوا میں واقعہ ہے۔ اور یہی وہ طول بلد ہے۔ جس میں دمشق ہے اور دمشق سے قادیان کی سمت مشرقی ہے۔

میرزا ہادی بیگ جو خراسان اور کش سے نکل کر اس جنگل میں آکر آباد ہوئے۔ انکو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ وہ اس جنگل میں جس گاؤں کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ یہی وہ گاؤں ہے۔ جس کی پیشگوئی پرانے عہد ناموں اور وثائق میں پائی جاتی ہے۔ اور یہی وہ گاؤں ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف اور واضح پیشگوئیوں میں ہے۔ مرزا ہادی بیگ اس ہجرت کو سیاسی اسباب کی بناء پر قرار دیتے ہونگے۔ مگر دراصل وہ امانت الٰہی جو آپ کی صلب میں تھی جس کے آپ حامل تھے۔ اور جس کا ظہور ارض کدعہ سے ہونا تھا، اُسے لئے ہوئے آپ آرہے تھے۔ مؤرخ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت عرفانی کبیر نے اس موقعہ کا ذکر کرتے ہوئے خوب لکھا ہے۔ کہ

"ازل سے یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ آخری زمانہ کی گمراہی اور ضلالت کے وقت میرزا ہادی کی نسل سے ایک مہدی پیدا ہوگا۔" (حیاۃ النبی صفحہ ۲)